آفتابِ قرآن کی چند شعاعیں

(مولانا شاہ محمد عبد الحامد قادری بدایونی)

قرآن مجید کی شکل میں ایک عالمگیر اور آخری پیغام تمام دنیا کے لئے نازل ہوا، اس کا مخاطبہ صرف عرب سے نہیں، ایران سے نہیں، ایشیا سے نہیں، یورپ سے نہیں بلکہ تمام کرۂ ارض سے ہے۔ تمام دنیا کے قوانین و کتبِ الہامی کو ایک طرف اور صرف قرآن حکیم کو دوسری جانب رکھکر سنجیدگی سے موازنہ کیجیے کہ دنیا کا کوئی قانون بھی ہر زمانہ میں ہر ملک و قوم کی ضرورت و حاجت کے مطابق رہنمائی کرتا ہے؟ آپ کو ہر طرف سے مایوسی ہوگی البتہ فخر و عزت فقط قرآن مجید کو حاصل ہے کہ وہ ۱۳۸۹ برس سے مسلسل کافۃ للناس کا اعلان کرتا ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم میں قوم و ملت کی ضرورت و حالت کے مطابق تعلیمات موجود ہیں اور یقیناً وہی کتاب عالمگیر قانون کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے جس میں فطرتِ انسانی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہو تمدنی، معاشرتی، علمی، فنی، مسائل اور ہر قسم کی ضروریات پر بحث و ہدایت موجود ہو اور جس میں ایسی راہیں بتائی گئی ہوں جن کے ذریعہ سے انسان عالی الشان منزل پر پہنچ جائے۔ قرآن حکیم نے ہمیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ دوسرے ادیان کی مانند اسلام میں رہبانیت نہیں ہے، قرآنی قانون کے مطابق انسان ہر شئے سے مستفید ہو سکتا ہے۔

اقتصادیات | قرآن مجید نے اگر ایک طرف تزکیۂ نفس کیلئے نماز روزہ وغیرہ کی تلقین فرمائی تو دوسری جانب زکوٰۃ و خیرات کا زوردار اعلان فرما دیا۔ آج دیکھا جاتا ہے کہ مہذب دنیا میں باوجود قوانینِ ملکی کی ترتیب و تدوین کے قوموں کی اقتصادی و معاشی حالت دگرگوں ہے اگر ایک سمت سرمایہ داری کے رعونت خیز مظاہرے ہیں تو دوسری طرف فاقہ مستی اور مفلسی کے بدترین شواہد مستی پیدا کر رہے ہیں۔ اگر قرآن حکیم کی ہدایت کے مطابق زکوٰۃ و خیرات یا جدائی انکم ٹیکس کے اصول پر عمل کیا جائے تو نہ سرمایہ داری کی موجودہ صورت باقی رہتی ہے اور نہ دنیا میں فلاکت و فاقہ کی کیفیت۔

طبقۂ اناث | قرآن پاک ہی نے غلامی کو دنیا سے مٹایا، عورتوں کو اُن کے جائز حقوق پر فائز کیا

یورپ میں جنسِ اناث و ذکور رقابت کے جوش میں باہم دست و گریباں نظر آتے ہیں۔ اس کا سبب بھی قرآنی احکام سے دوری ہے۔ بعض نادان جاہل مسلمان مغربی تہذیب کے عشق میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو ذلیل کیا حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ صرف قرآن پاک ہی ہے جس نے طبقۂ اناث کو انتہائی ذلت سے نکال کر اس کی صیانت و معاشرت فرمائی۔ وہ عورت جسے کسی مذہب میں کوئی حقِ امتیازی حاصل نہ ہو سکتا تھا قرآنی تعلیم نے اس بے کس و بے بس طبقہ کو گویا زندگی دوبارہ عطا کی۔

آج یورپین ممالک کے اعداد و شمار ظاہر کر رہے ہیں کہ وہاں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے عیاشی و بے حیائی بڑھ گئی ہے۔ انکی عصمت و عزت قائم رکھنے کیلئے کیا سوائے قرآن حکیم کے اس قانون کے جسے تعددِ ازدواج کہتے ہیں دوسرا حل نکل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں؟

گزشتہ جنگِ عظیم میں جس میں مردوں کے خون سے یورپ کے میدان لالہ زار بنے ہوئے تھے سوائے تعددِ ازدواج کے اور کوئی شکل ہو سکتی تھی جس سے عیاشی و بدکاری دفع ہو!

علوم و فنون اب علوم و فنون کے متعلق قرآن حکیم کی جامعیت دیکھیئے کہ اس نے کس خوبصورتی سے اپنے الفاظ میں تمام علوم موجودہ و تحقیقات کا احاطہ فرما لیا ہے۔ صحیفۂ فطرت کا مطالعہ اور مناظرِ قدرت کا مشاہدہ علمی ترقی کی بنیاد ہے۔ اس موضوع پر قرآن حکیم نے جس نرالے طریقہ سے اپنی ہدایات پیش فرمائیں دوسری جگہ اسکی نظیر نہیں مل سکتی۔

قرآن کریم نے صدہا مقامات پر کائنات و مخلوقات سے خدا کی ہستی اور قدرت پر استدلال کیا ہے اور جابجا انسان کو اس کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مناظرِ قدرت کا بغور مطالعہ کر کے خدا کی عظمت و جلالت پر یقین کرے۔

قرآن کریم بالبداہت سائنٹفک علوم کو دینی و روحانی علوم کا وسیلہ اور معرفتِ الٰہی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

الغرض قرآن کے برکات لامحدود ہیں۔ اس سمندر میں غوطہ لگانیوالے کو سب کچھ ملتا ہے۔ یہ دین کے ساتھ دنیا کو بھی لے چلتا ہے اور ایسی حکومت قائم کراتا ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہے۔ کاش مسلمان پھر ایک مرتبہ اس طرف متوجہ ہو جائیں تو دنیا کی کایا پلٹ ہو جائے۔